درس علم النحو

مؤلف

مفتی ابوناصحہ قاسمی

ناظم تعلیمات

مدرسہ حنفیہ عربک کالج مدھوبنی بہار

ناشر

ناصحہ کتب خانہ گیدرگنج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: —————— درس علم النحو
مؤلف: —————— مفتی ابوناصحہ قاسمی
کمپوزنگ: —————— اہل اللہ قاسمی: 8755414935
ناشر: —————— ناصحہ کتب خانہ گیدرگنج
تعداد: —————— گیارہ سو
سال اشاعت اول: —————— ۲۰۲۱؁ بمطابق ۱۴۴۲ھ
قیمت: ——————————————

☆ ملنے کے پتے: ☆

(۱) ناصحہ کتب خانہ گیدرگنج
(۲) مدرسہ حنفیہ عربی کالج جمیلا، گیدرگنج
(۳) دارالعلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ
(۴) مدرسہ فلاح المسلمین گواپوکھر بھوارہ مدھوبنی
(۵) مدرسہ عارفیہ سنگرام

انتساب

ازہر ہند ''دارالعلوم دیوبند'' کے نام

جس کی ایمانی، نوارانی اور علمی چھاؤں میں رہ کر کچھ لکھنے اور پڑھنے کا شعور پیدا ہوا۔

اشرف العلوم کنہواں کے نام

جہاں احقر نے اپنی ابتدائی تعلیمی زندگی کے چھ سال گزارے اور جس کے اساتذۂ کرام کی توجہات وعنایات سے زبان وبیان کی گرہیں کھلیں۔

ان تمام اساتذہ کرام کے نام۔

جن سے احقر نے ایک حرف بھی پڑھا کہ یہ درحقیقت انہیں مشفق اساتذۂ گرامی قدر کا ثمرہ ہے

اوران عمر رسیدہ والدین کے نام جن کی دعائیں زندگی کی تمام مراحل میں احقر کے ساتھ رہیں۔

ابوناصحہ قاسمی
ناظم تعلیمات
مدرسہ حنفیہ عربی کالج مدھوبنی بہار

بشری کمزوری

انی رأیت أنه لا یکتب انسان کتابا فی یومه الا قال فی غده لو غیر هذا لکان أحسن ولو زید کذا لکان یستحسن ولو قدم هذا لکان من أعظم العبرة وهو دلیل علی استیلاء النقص علی سائر البلد (قاله العماد الاصفهانی فی مقدمة معجم الادباء)

ترجمہ: میں نے دیکھا ہے کہ آج جس انسان نے بھی فن تصنیف میں قدم رکھتے ہوئے کوئی بھی کتاب خوب اہتمام سے لکھی ہے تو کل کو کتاب منظر عام پر آنے کے بعد اسے خود اعتراف کرتے ہوئے کہنا پڑا ہے کہ اس مقام پر کوئی تبدیلی کی جاتی تو بہت اچھا ہوتا، اگر اضافہ کیا جاتا تو اور اچھا سمجھا جاتا، اگر اس عنوان یا عبارت میں تقدیم وتاخیر کی جاتی تو کس قدر بہتر ہوتا اگر یہ عبارت نہ ہی ذکر کی جاتی تو کیا ہی خوبصورتی پیدا ہو جاتی۔

یہ بڑی عبرت کی بات ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ نقص وکمی اور کمزوری جنس بشر پر مکمل طور پر حاوی ہے۔

ابو ناصحہ قاسمی
ناظم تعلیمات
مدرسہ حنفیہ عربی کالج مدھوبنی بہار

تقریظ

حضرت مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیسہ و جھارکھنڈ

نحو میر ہمارے مدارس میں عربی اول میں عموماً پڑھائی جاتی ہے، کتاب کی زبان فارسی ہے اور فارسی ہندوستان میں عموماً متروک ہو چکی ہے، اس لئے فارسی میں لکھی ان کتابوں کی تدریس کے لئے مدارس میں اعدادیہ یا فارسی کے درجات الگ سے رکھے جاتے ہیں، تاکہ فارسی میں لکھی گئی کتابوں کے ذریعہ نحو و صرف کے قوائد اصول اور مبادیات کا سمجھنا اور یاد رکھنا طلبہ کے لئے آسان ہو جائے۔

بعد کے دنوں میں درس و تدریس سے وابستہ اساتذۂ کرام میں اس خیال نے زور پکڑا کہ کیوں نہ اُن کتابوں کو اردو میں منتقل کیا جائے، تاکہ مادری زبان میں افہام و تفہیم کا کام کیا جائے، چنانچہ کتاب الصرف، کتاب النحو، تمرین الصرف، تمرین النحو، آسان صرف، آسان نحو وغیرہ جیسی کتابیں وجود میں آئیں، اور درس و تدریس کا سلسلہ ان کتابوں کے ذریعہ جاری ہو گیا، اسی ذیل میں فارسی کتابوں کو اردو کا لباس پہنانے کا کام بھی شروع ہوا اور نحو میر، علم الصیغہ، میزان، منشعب، فصول اکبری وغیرہ حذف و اضافہ، ترمیم و تنقیح، مشق و تمرین اور تسہیل کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں۔

ان کتابوں میں عموماً تعریفات اور امثلہ اصل اور پرانی کتابوں کے باقی رہ گئے، ضرب زید کے ذریعہ سے بیچارہ زید کبھی مارتا ہے کبھی مار کھاتا ہے، یہ مثال اس قدر عام ہوا کہ اب لوگوں نے زید نام رکھنا ہی چھوڑ دیا، زید کا غلام اب بھی ہمارے بچوں کو مضاف الیہ سمجھاتا ہے، حالانکہ غلام کا رواج کب کا ختم ہو گیا، اب بچہ غلام کو جانتا ہی نہیں ہے اور ولد سے ہم اسے بدل نہیں پا رہے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طلبہ میں کتابوں کو رٹ کر امتحان نکالنے کا مزاج بن گیا، بغیر سمجھے بجھے رٹو مل ہونے سے کتاب تو نکل جاتی ہے، لیکن فن نہیں آتا ہے، حالاں کہ مقصود کتاب پڑھانا نہیں فن پڑھانا ہے، فن

پڑھے گا تو جاری مجریٰ صحیح کی مثال میں **دلو** سے آگے بڑھ جائے گا، مرکب منع صرف کی مثال میں **بعلبك**، **معديكرب** اور **حضر موت** تک محدود نہیں رہ جائے گا۔

اس کے پاس انسانی اسماء کی سینکڑوں مثالیں ہوں گی، جنہیں وہ مرکب بنائی کے طور پر جانے گا اور پہچانے گا، فن پڑھاتے وقت طلبہ سے قرآن کریم کی آیتوں سے مثال اخذ کرانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے، قرآن کریم سے رغبت بڑھتی ہے اور قرآن کریم سے بہتر مثالیں اور کہاں مل سکتی ہیں، شاید باید کوئی قاعدہ ایسا ہوگا جس کی مثال قرآن کریم میں مذکور نہ ہو ضرورت شوق پیدا کرنے کی ہے۔

درس وتدریس کا جو یہ انداز ہمارے یہاں رائج ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں نصاب فہرستِ کتب کو کہتے ہیں، حالانکہ نصاب فہرست کتب کا نہیں ان ابحاث وموضوعات کا نام ہے جن کو طلبہ کی ذہنی صلاحیت کے اعتبار سے اساتذہ کو پڑھانا ہے، اب یہ استاذ کا مسئلہ ہے کہ وہ کن کتابوں کی مدد سے بچوں کو صحیح طور سے سمجھا سکتا ہے، کتابیں بذات خود نصاب نہیں ہیں بلکہ مباحث کو سمجھانے کے لئے معاون اور مددگار ہیں، اساتذہ اگر کتاب پڑھاتے وقت مباحث اور اس کی مشق پر توجہ مرکوز رکھیں تو طلبہ کی صلاحیتوں کو پر لگ سکتا ہے، میں نے خود بھی بیس سال پڑھایا ہے اس لئے دورانِ تدریس کے جو تجربات ومشاہدات ہیں وہ کاغذ پر پھیلتے چلے گئے۔

میرے سامنے مولانا مفتی مہتاب عالم ابوناصحہ قاسمی ناظم تعلیمات مدرسہ حنفیہ عربی کالج جمیلا گیدر گنج مدھوبنی کی کتاب ''درس علم النحو''ہے، اس میں انہوں نے نحو میر کو اردو قالب میں ڈھالا ہے، مثالیں وغیرہ بھی وہیں سے ماخوذ ہیں، کچھ جگہوں پر اسمیں اضافہ بھی درج ہے، مفتی ابوناصحہ قاسمی صاحب پڑھتے لکھتے ہیں، لکھنے کی دلیل تو یہ کتاب ہے اور پڑھے بغیر لکھا نہیں جا سکتا، اس لئے معلوم ہوا کہ وہ پڑھتے بھی ہیں، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے ملحق مدرسے میں ہیں، اس لیے پڑھاتے بھی رہیں اس کی دعاء کرنی چاہئے، یہ بات حفظ ماتقدم کے طور پر لکھ دیا ہے، کیوں کہ یہ پیشِ لفظ میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلبہ کو پڑھاتے بھی ہیں۔

’’درس علم النحو‘‘ دراصل حضرت مولانا زبیر احمد قاسمی سابق ناظم جامعہ عربیہ اشرف العلوم کی درسی افادات کا مجموعہ ہے، جسے مفتی صاحب نے درس کے وقت قلم بند کرلیا، پھر پڑھاتے وقت اس سے فائدہ اٹھایا اور اپنے تجربات کی روشنی میں اسے مرتب کرڈالا، اب یہ طباعت کے لئے تیار ہے، زبان اگر مزید آسان کرسکیں، جن جگہوں پر مثالیں درج نہیں ہیں، اسے درج کردیں جن اصطلاحات کی تعریف درج ہونے سے رہ گئی ہے، اس کو بھی شاملِ کتاب کرلیا جائے تو اس کتاب کی افادیت بڑھ جائے گئی۔

ہمارے استاذ محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے مرحلہ میں ہی یہ بات طے کرلینی چاہئے کہ کتاب کس کے لئے لکھی جاتی ہے، اسلوب مثالیں وغیرہ اسی اعتبار سے لانی چاہئے، میرا خیال یہ ہے کہ ’’درس علم النحو‘‘ اساتذہ کے لئے تو مفید ہے، طلبہ کے لئے مزید مفید بنانے کے لئے گراں بار نہ ہو تو اوپر جن امور کی نشاندہی کی گئی ہے، اس کے مطابق اس کتاب پر نظرِ ثانی کرلی جائے۔

اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ وہ اس کتاب کو قبولِ عام اور افادۂ تام نصیب فرمائے آمین۔

محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیسہ وجھارکھنڈ

بسم الله الرحمن الرحيم

پیشِ لفظ

علم نحو درسِ نظامی میں یہ علمِ صرف کی بنسبت اس لحاظ سے خوش قسمت فن ہے کہ اس کی مدت بھی چار سال ہے اور اس میں پڑھائی جانے والی کتب بھی فن نحو کی اہم کتب شمار ہوتی ہیں، نیز اس کے طریقۂ تدریس پر خصوصی توجہ ہوتی ہے، اس کے ساتھ عربی عبارت کے حل میں بنیادی حیثیت رکھنے کی وجہ سے مدرسین و متعلمین دونوں کی نظر میں یہ اہم فن شمار ہوتا ہے، اس لیے درس نظامی کے فضلاء اور کسی فن میں ماہر ہوں یا نہ ہوں فن نحو میں شد و بد کی ضرور حامل ہوتے ہیں۔

فنِ عربیت میں علمِ نحو کی اہمیت اہلِ علم سے مخفی نہیں ہے، حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **تعلموا النحو كما تعلموا السنن والفرائض (غرر الخصائص الواضحة)** تم لوگ نحو کو ایسے سیکھو جیسے سنن و فرائض کو سیکھتے ہو، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **من تبحر في النحو اهتدى الى كل العلوم** (شذرات الذهب) جو شخص نحو میں ماہر ہو گیا اسے تمام علوم کی رہنمائی مل جائے گی۔

کسی بھی زبان کی تعلیم و تعلم کے لیے اس کے قوائد و ضوابط کا علم ہونا نہایت ضروری ہے، علم نحو تمام عربی علوم و معارف کے لئے ستون کی حیثیت رکھتا ہے کیوں کہ تمام عربی علوم اسی کی مدد سے چہرہ کشا ہوتے ہیں، علوم نقلیہ کی جلالت و عظمت اپنی جگہ ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے اسرار و رموز اور معانی و مفاہیم تک رسائی علم نحو کے بغیر ممکن نہیں ہے، حق یہ ہے کہ قرآن و سنت اور دیگر علوم سمجھنے کے لئے علم نحو کلیدی حیثیت رکھتا ہے، علم نحو کی اس اہمیت کے پیش نظر عربی فارسی اور دیگر زبانوں میں اس فن کی مفصل و مطول، متوسط اور مختصر ہر طرح کی کتابیں لکھی گئی، اردو زبان میں صرف و نحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول و قواعد کی تصحیح و تفہیم اور عربی زبان کی ترویج و اشاعت ہی تھا کیوں کہ فن تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی طور پر کوئی مضمون مادری زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو پھر اسے کسی بھی اجنبی زبان میں تفصیل و اضافہ سمیت بخوبی پڑھا اور سمجھا جا سکتا ہے، زیر نظر کتاب ”درس علم النحو“ ہے جس میں علم نحو کے تمام قواعد کو انتہائی آسان انداز میں بیان کر دیا گیا ہے، قواعد کی تعریفیں بہت ہی آسان انداز میں بیان کی

گئی ہیں، چندنئ اصطلاحات متعارف کرائی گئی ہیں، اسباق کی ترتیب متداول عربی گرامر کی کتب کے مطابق ہے، یہ کتاب اساتذہ اورطلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ان شاءاللہ۔

یہ آج سے تقریبا۱۳؍سال پہلے کی بات ہے جب احقر صوبہ بہار کی عظیم دینی درس گاہ ''الجامعۃ العربیہ اشرف العلوم کنہواں سیتامڑھی'' میں عربی اول کا طالب علم تھا تو ''مخدوم گرامی فقیہ ملت حضرت مولانا زبیر عالم صاحب قاسمی **طاب الله ثراه وجعل الجنة مثواه**'' کے پاس خارجی اوقات میں نحومیر پڑھنے کا ایک سنہرا موقع ملا، حضرت کی تقریر انتہائی سہل اور پر مغز ہوتی تھی، پہلے سبق کا اجمالا خلاصہ اور پھر اسی اجمال سے تفصیل ہوتی تھی، فقیر دوران درس ہی حضرت کی تقریر کو اسی انداز میں مختصرا قلمبند کیا کرتا تھا اور بعد میں دوسری کاپی میں نقل کرتا تھا۔

فراغت کے بعد جب بندہ کو نحومیر پڑھانے کا موقع ملا تو میں اپنی اسی کاپی میں ضروری کمی بیشی کے بعد طلباء کو پڑھانے لگا، عام طور پر طلباء کی فارسی کمزور ہونے کی وجہ سے اس کاپی سے املاء کرادیتا، طلباء اس نوشتہ کو زبانی یاد کرلیتے، آخر کتاب تک یہ تسلسل کے ساتھ یہ معمول جاری رہا اور اس سے کافی فائدہ محسوس ہوا، اس وقت اس کو باضابطہ کتابی شکل میں شائع کرنے کا کوئی خیال نہیں تھا لیکن خدا کے فضل وکرم سے اس نوشتہ کو طلباء نے قبولیت کے ہاتھوں لیا، اس مختصر رسالے سے اگر کسی کو فائدہ پہنچے تو وہ میرے استاذ کے لیے صدقہ جاریہ ہے اور اگر غلطی نظر آئے تو وہ میرے سوء فہم کا نتیجہ ہے اول پر دعاء اور ثانی پر اصلاح فرمادیں اور یہی اصل علم کی شان ہے، اس کاپی کو منظر عام پر لانے کے لیے جن میرے عزیز طلباء نے تعاون کیا اللہ تعالی انہیں اپنی شان کے مطابق علم وعمل سے نوازے آمین۔

میں اخیر میں حضرت مفتی ثناء الہدیٰ صاحب قاسمی مدظلہ العالی نائب ناظم امارت شرعیہ کا بیحد ممنون ومشکور ہوں کہ حضرت مفتی صاحب نے کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرکے کتاب کو پسند فرمایا اور بہت ہی قیمتی آراء سے نوازا اور جن کی طرف نشاندہی کئے ان کی اصلاح کی گئی ہے، اور استاذ محترم حضرت مفتی روح اللہ صاحب قاسمی مدظلہ العالی استاذ مدرسہ فلاح المسلمین گواپوکھر بھوارہ مدھوبنی کا بھی بہت زیادہ احقر پر احسان عظیم ہے کہ مصروفیت کے باوجود ''درس علم النحو'' کی تصحیح وتنقیح کا کام بحسن خوبی کرکے کتاب کے مضامین کو آسان تر کردیئے، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ انہیں بہتر بدلہ دے۔

فجزاء هم الله خيرا واحسن الجزاء

ابوناصحہ قاسمی

نحو کی بنیادی باتیں

علم نحو کے موجد: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور مرتب ابوالاسود دوَلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

علم نحو کی تعریف: نحو ایسے اصول کے جاننے کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ تینوں کلموں کے آخر کے احوال معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے جانا جائے نیز ان کے ذریعہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

علم نحو کی غرض: عربی زبان میں لفظی غلطی سے ذہن کو بچانا ہے۔

کلام عرب میں مستعمل ہونے والے الفاظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مفرد: اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں (۲) مرکب

کلمہ کی تعریف: کلمہ ایسا لفظ ہے جو ایک ہو اور ایک معنی بتائے جیسے: کِتَابٌ۔

مفرد کا اطلاق تین چیزوں کے مقابلے میں ہوتا ہے: (۱) مفرد، مرکب کے مقابلہ میں (الفاظ کی تقسیم کے وقت) بولا جاتا ہے (۲) مفرد، تثنیہ وجمع کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے (سولہ قسم کے بیان میں) (۳) مفرد، مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے، (منادی کے بیان میں)

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جائے جیسے: **رَجُلٌ**۔

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جائے جیسے: ضَرَبَ۔

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جائے جیسے: مِنْ۔

اسم کی علامت گیارہ ہیں: (١) الف لام اس کے شروع میں ہو جیسے: اَلْحَمْدُ (٢) حرف جر اس کے شروع میں ہو جیسے: بِزَیْدٍ (٣) تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے: زَیْدٌ (۴) مسند الیہ ہو جیسے: حَسَّانُ قَائِمٌ (٥) مضاف ہو جیسے: اِلٰـهِ النّاس (٦) مصغّر ہو جیسے: قُرَیْشٌ (٧) منسوب ہو جیسے: بَغْدَادِیٌّ (٨) تثنیہ ہو جیسے: رَجُلَانِ (٩) جمع ہو جیسے: رِجَالٌ (١٠) موصوف ہو جیسے: فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ، اھدنا الصراط المستقیم (١١) تائے متحرک اس میں لگی ہوئی ہو جیسے: ضَارِبَةٌ۔

فعل کی علامت آٹھ ہیں: (١) قَدْ اس کے شروع میں ہو جیسے: قَدْ ضَرَبَ (٢) سین ہو جیسے: سَیَضْرِبُ (٣) سوف ہو جیسے: سَوْفَ یَضْرِبُ (۴) حرف جزم ہو جیسے: لَمْ یَضْرِبْ (٥) ضمیر مرفوع متصل اس میں لگی ہوئی ہو جیسے: ضَرَبْتِ (٦) تائے ساکن ہو جیسے: ضَرَبَتْ (٧) امر ہو جیسے: اِضْرِبْ (٨) نہی ہو جیسے: لَا تَضْرِبْ۔

مرکب کی تعریف: مرکب ایسا لفظ ہے کہ دو کلمہ یا اس سے زیادہ سے مل کر بنے جیسے: اَللّٰهُ وَاحِدٌ، ارض الله واسعة، الله نور السمٰوات والارض۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید کی تعریف: مرکب مفید یہ ہے کہ جب کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والوں کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو، اس کو جملہ اور کلام بھی کہا جاتا ہے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ کی تعریف: جملہ خبریہ یہ ہے کہ اس کے کہنے والوں کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ کی تعریف: جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے:

المال والبنون زينة الحيوة الدنيا، كل نفس ذائقة الموت۔

جملہ فعلیہ کی تعریف: جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے:

قَالَ مُوْسیٰ لِفَتَاهُ۔

اسناد کی تعریف: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا اس طور پر کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو جائے جیسے: **كَتَبَ التِّلْمِيْذُ** کہ اس میں طالب علم کی نسبت کتب کی طرف ہے اور اس سے پوری بات معلوم ہو رہی ہے۔

جملے کے دو جزء ہوتے ہیں: (۱) مسند الیہ (۲) مسند

مسند الیہ کی تعریف: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ ۔

مسند کی تعریف: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف نسبت کی جائے جیسے: **اَلْمُدِيْرُ خَطَبَ**۔

فائدہ: اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے، فعل مسند ہوتا ہے، مسند الیہ نہیں ہوسکتا ہے اور حرف نہ مسند الیہ ہوتا ہے نہ مسند ہوتا ہے۔

جملہ انشائیہ کی تعریف: جملہ انشائیہ یہ ہے کہ اس کے کہنے والوں کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکے، اس کی دس قسمیں ہیں: (۱) امر جیسے: **اَقِمِ الصَّلَاةَ** (۲) نہی جیسے: **لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ** (۳) استفہام جیسے: **اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا** (۴) تمنی جیسے: **يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَابًا** (۵) ترجی جیسے: **لَعَلَّ التِّلْمِيْذَ نَاجِحٌ** (۶) عقود جیسے: **نَكَحْتُ** (۷) ندا جیسے: **يٰنِسَاءَ النَّبِىِّ** (۸) عرض جیسے: **اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا** (۹) قسم جیسے: **تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ** (۱۰) تعجب جیسے: **مَا اَعْظَمَ الْاِزْدِحَامُ عَلَى المحطةِ**۔

مرکب غیر مفید کی تعریف: مرکب غیر مفید یہ ہے کہ جب کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والوں کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔

مرکب غیر مفید کی چھ قسمیں: (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی (۳) مرکب اشاری (۴) مرکب جاری (۵) مرکب بنائی (۶) مرکب منع صرف ۔

مرکب اضافی کی تعریف: جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے اس کو مرکب اضافی کہتے ہیں جیسے: **فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا**۔

قاعدہ: مضاف، الف لام سے، تثنیہ، جمع کے نون سے اور تنوین سے خالی ہوتا ہے۔

قاعدہ: مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے۔

مرکب توصیفی کی تعریف: جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے اس کو مرکب توصیفی کہتے ہیں جیسے: **الکلم الطیب والعمل الصالح۔**

موصوف کی تعریف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

صفت کی تعریف: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے جیسے: **وَاَكْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ۔**

مرکب اشاری کی تعریف: جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے اس کو مرکب اشاری کہتے ہیں جیسے: **انماهذه الحيوة الدنيامتاع۔**

مرکب جاری کی تعریف: جو حرف جار اور مجرور سے مل کر بنے اس کو مرکب جاری کہتے ہیں جیسے: **فِیْ الْبَیْتِ۔**

مرکب بنائی کی تعریف: مرکب بنائی یہ ہے کہ جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو جیسے: **أَحَدَ عَشَرَ** کہ اصل میں **أَحَدٌ وَّعَشَرٌ** تھا، واو کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا اور دونوں جزء فتحہ پر مبنی ہوگا سوائے **اِثْنَاعَشَرَ** کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے۔

مرکب منع صرف کی تعریف: مرکب منع صرف یہ ہے کہ جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو جیسے: **نَسِیْم اَحْمَدُ** کہ پہلا جزء مبنی ہے فتحہ پر اکثر علماء کے نزدیک، اور دوسرا جزء معرب ہوگا۔

فائدہ: مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا ایک جز (مسند یا مسند الیہ) ہوتا ہے پورا جملہ نہیں ہوتا ہے۔

فائدہ: کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، خواہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں جیسے: **اَلْاُسْتَاذُ مُجْتَهِدٌ** یا کوئی ایک تقدیری یعنی پوشیدہ ہو جیسے: **اُنْصُرْ** اس جملے میں دوسرا کلمہ ''**اَنْتَ** '' پوشیدہ ہے اور اس کی اصل '' **اُنْصُرْ اَنْتَ** '' ہے۔

فائدہ: کلام کا صحیح ترجمہ کرنے کے لئے مسند اور مسند الیہ کا پہچاننا ضروری ہے، مسند اور مسند الیہ کو پہچاننے کے لئے تین باتوں کا جاننا ضروری ہے: (۱) اسم، فعل اور حرف کا ایک دوسرے سے امتیاز (۲) یہ اسم معرب ہے یا مبنی ہے (۳) عامل اور معمول کی پہچان، ان باتوں کے جاننے سے مسند اور مسند الیہ معلوم ہو جاتے ہیں اور کلام کے صحیح معنی متعین ہو جاتے ہیں۔

معرب کی تعریف: معرب ہر وہ اسم ہے جو ترکیب میں واقع ہو یعنی اس کے ساتھ اس کا عامل موجود ہو، اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

معرب کا حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔

مبنی کا حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

عامل کی تعریف: عامل وہ شئی ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں رفع، نصب، جر، جزم اور حذف آتا ہے۔

اعراب کی تعریف: اعراب وہ حرکت یا سکون یا حذف ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے۔

مبنی اصل تین ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف، ان کے علاوہ فعل مضارع کے دو صیغے: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر جن کے آخر میں نون جمع مؤنث ہے ہر حال میں مبنی ہیں، اگر فعل مضارع کے اخیر میں نون

تاکید (مشدد اور ساکن) آجائے تو اس صورت میں فعل مضارع کے پانچ صیغے: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم بھی فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، اور اسماء میں اسم غیر متمکن مبنی ہے اور اسم متمکن جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔

کلام عرب میں دو چیزیں معرب ہیں: (۱) اسم متمکن بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو (۲) فعل مضارع جب کہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) ضمائر (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

ضمیر کی تعریف: ضمیر وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل۔

ضمیر مرفوع متصل کی تعریف: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو، یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں جیسے: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوْا الخ۔

ضمیر مرفوع منفصل کی تعریف: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع سے ملی ہوئی نہ ہو جیسے: **أنا نحن أنت أنتما أنتم أنت أنتما أنتن هو هما هم هي هما هن** یہ ضمیریں ہمیشہ ترکیب میں مبتدا واقع ہوتی ہیں۔

ضمیر منصوب متصل کی تعریف: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہو، یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آئیں تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں جیسے: **ی ناك كما كم ك كما كن ه هما هم ها هما هن** ۔

ضمیر منصوب منفصل کی تعریف: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی نہ ہو جیسے: **ایـای ایانا ایاك ایاكما ایاكم ایاك ایاكما ایاكن ایا ه ایاهما ایاهم ایاها ایاهما ایاهن** یہ ضمیریں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں۔

ضمیر مجرور متصل کی تعریف: وہ ضمیر مجرور ہے جو حرف جر کے بعد واقع ہو یا یہ ضمیر ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہو جیسے: **قلمی قلمنا، ولی ولنا** ۔

اسم اشارہ کی تعریف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

مشار الیہ کی تعریف: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ حسیہ کیا جائے جیسے: **ذالك الكتاب**۔

اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم اشارہ برائے قریب (۲) اسم اشارہ برائے بعید۔

اسمائے اشارہ قریب یہ ہیں: **هٰذَا** (واحد مذکر کے لئے) **هٰذَانِ هٰذَيْنِ** (تثنیہ مذکر کے لئے) **هٰذِهٖ** (واحد مؤنث کے لئے) **هَاتَانِ هَاتَيْنِ** (تثنیہ مؤنث کے لئے) **هٰؤُلَاءِ** (جمع مذکر و مؤنث کے لئے)۔

اسمائے اشارہ بعید یہ ہیں: **ذٰلِكَ** (واحد مذکر کے لئے) **ذانِكَ ذَیْنِكَ** (تثنیہ مذکر کے لئے) **تِلْكَ** (واحد مؤنث کے لئے) **تانِكَ تَیْنِكَ** (تثنیہ مؤنث کے لئے) **اُوْلٰئِكَ** (جمع مذکر و مؤنث کے لئے)

اسم موصول کی تعریف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا مکمل جز نہ بن سکے۔

صلہ کی تعریف: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد اس کا معنی پورا کرنے کے لئے لایا جائے، صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں: **اَلَّذِیْ اَلَّذَانِ اَلّذَیْنِ اَلّذِیْنَ اَلَّتِیْ اَللَّتَانِ اَللَّتَیْنِ اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ مَنْ مَا أَیٌّ أَیَّةٌ ۔**

اسم فعل کی تعریف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنی، زمانہ اور عمل کو متضمن ہو، فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) امر حاضر کے معنی میں ہو جیسے: **عَلَیْكَ**

(۲) فعل ماضی کے معنی میں ہو جیسے: **شَتَّانَ۔**

اسم صوت کی تعریف: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے جیسے: **غَاق۔**

اسم ظرف کی تعریف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ کو بتائے، اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

ظرف زمان کی تعریف: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے۔

ظرف مکان کی تعریف: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے۔

اسم کنایہ کی تعریف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اور یہ چار ہیں: **کَمْ** اور **کَذَا** مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں، **کَیْتَ** اور **ذَیْتَ** مبہم بات پر بولے جاتے ہیں۔

مرکب بنائی کی تعریف مرکب غیر مفید کے بیان میں آچکی ہے۔

تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ کی تعریف: معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین یعنی خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو جیسے: **حَسَّانُ**۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں: (۱) ضمیر (۲) علم (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول (۵) معرف باللام (۶) ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو (۷) معرفہ بندا۔

علم کی تعریف: علم وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو جیسے: **حَمْدَانُ**۔

نکرہ کی تعریف: نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ۔

تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر کی تعریف: مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری نہ ہو۔

مؤنث کی تعریف: مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظی یا تقدیری ہو۔

علامت تانیث چار ہیں: (۱) تائے مدورہ (ۃ بشکل ہاء) جیسے: طَلْحَةُ (۲) الف مقصورہ جیسے: حُبْلٰی (۳) الف ممدودہ جیسے: بَیْضَاءُ (۴) تاء مقدرہ جیسے: أَرْضٌ کہ اصل میں أَرْضَةٌ تھا۔

ذات کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی کی تعریف: مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو جیسے: اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ ہے۔

مؤنث لفظی کی تعریف: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو جیسے: ظُلْمَةُ وَّقُوَّةٌ۔

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

(۱)واحد (۲)تثنیہ (۳)جمع

واحد کی تعریف: واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے: **رَجَلٌ**۔

تثنیہ کی تعریف: تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اس حال میں کہ حالت رفع میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور اور حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور اس کے مفرد کے اخیر میں لگی ہوئی ہو جیسے: **رَجُلَانِ** اور **رَجُلَيْنِ**۔

جمع کی تعریف: جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کے واحد میں کوئی لفظی یا تقدیری تبدیلی کی گئی ہو، لفظی تبدیلی کی مثال جیسے: **رَجُلٌ** سے **رِجَالٌ** اور تقدیری تبدیلی کی مثال جیسے: **فُلُكٌ** بروزن **اُسُدٌ** جمع ہے اور **فُلْكٌ** بروزن **قُفْلٌ** واحد ہے گویا ظاہر کے اعتبار سے واحد اور جمع کی شکل ایک بنتی ہے مگر معنوی طور پر تبدیلی ہوئی ہے۔

لفظوں کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

جمع تکسیر کی تعریف: جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔

جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماع سے تعلق رکھتے ہیں اور قیاس کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے، البتہ اسم رباعی وخماسی میں **فَعَالِلُ** کے وزن پر آتی ہے جیسے: **جَعْفَرٌ** سے **جَعَافِرُ** اور **جَحْمَرِشٌ** سے **جَحَامِرُ**۔

اسم جمع کی تعریف: اسم جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کا اس کے لفظ اور معانی کے اعتبار سے کوئی مفرد نہ ہو جیسے: **ناس**۔

جمع تصحیح کی تعریف: جمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے جیسے: مسلم سے مسلمون اس کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم کی تعریف: جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح زیادہ کر دیا گیا ہو جیسے: مسلمون اور مسلمین۔

جمع مؤنث سالم کی تعریف: جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور لمبی تا زیادہ کر دی گئی ہو جیسے: مسلمات۔

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلت کی تعریف: جمع قلت وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔

جمع قلت کے چھ اوزان ہیں: (۱) **أَفْعُلٌ** جیسے: **أَكْلُبٌ** (۲) **أَفْعَالٌ** جیسے: **أَقْوَالٌ** (۳) **أَفْعِلَةٌ** جیسے: **أَعْوِنَةٌ** (۴) **فِعْلَةٌ** جیسے: **غِلْمَةٌ** (۵) جمع مذکر سالم بغیر الف ولام کے جیسے: **مسلمون** (۶) جمع مؤنث سالم بغیر الف ولام کے جیسے: **مسلمات**۔

جمع کثرت کی تعریف: جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے، جمع قلت کے اوزان کے علاوہ تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف کی تعریف: منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے۔

منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ آتی ہیں۔

غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اس میں پایا جائے۔

غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی ہے بلکہ کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

اسباب منع صرف نو ہیں: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع منتہی الجموع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف نون زائدتان۔

عدل کی تعریف: عدل یہ ہے کہ اسم کا کسی قاعدے کے بغیر اپنے اصلی شکل سے دوسرے صیغہ اور شکل میں بدل جائے اس طرح کے مادہ کے حروف باقی رہیں جیسے: **ثُلَاثُ** کہ اصل میں یہ **ثُلَاثَةٌ ثُلَاثَةٌ** تھا بغیر کسی قاعدے کے **ثُلَاثُ** ہو گیا۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری

عدل تحقیقی کی تعریف: وہ عدل ہے جس میں اصل یعنی معدول عنہ پر غیر منصرف کے علاوہ کوئی واقعی دلیل موجود ہو جیسے: **ثُلَاثُ**۔

عدل تقدیری کی تعریف: وہ عدل ہے جس میں اصل یعنی معدول عنہ کے وجود پر غیر منصرف کے علاوہ کوئی واقعی دلیل موجود نہ ہو جیسے: **عُمَرُ** اور **زُفَرُ**۔

وصف کی تعریف: وصف اسم کا ایسی ذات مبہمہ پر دلالت کرنا ہے جس میں اسکی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو جیسے: اَسْوَدُ۔

وصف کی دو قسمیں ہیں: (۱) وصف اصلی (۲) وصف عارضی

وصف اصلی کی تعریف: ایسا وصف ہے جو کلمے کے وضع کئے جانے کے وقت ہی اس میں موجود ہو (بعد میں باقی رہا ہو یا اسمیت کے غلبہ کی وجہ سے باقی نہ رہا ہو) جیسے: اَسْوَدُ۔

وصف عارضی کی تعریف: ایسا وصف ہے جو کلمے کے وضع کئے جانے کے وقت تو اس میں موجود نہ ہو لیکن استعمال میں اس کے اندر معنیٰ وصفی پیدا ہو گئے ہوں جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ۔

عجمہ کی تعریف: عجمہ یہ ہے کہ لفظ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا ہو جسے عربی زبان میں استعمال کیا گیا ہو جیسے: اِبْرَاهِيْمُ۔

عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے دو شرطیں ہیں (۱) لغت عجم میں علم ہو جیسے: اِبْرَاهِيْمُ (۲) وہ اسم یا تو زائد علی الثلاثی ہو جیسے مثال مذکور میں یا ثلاثی ہو تو متحرک الاوسط ہو جیسے: شَتَرُ۔

جمع کی تعریف: جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کے واحد میں لفظی یا تقدیری تبدیلی کی گئی ہو۔

جمع منتہی الجموع کے تین اوزان ہیں: (۱) الف جمع کے بعد ایک حرف ہو تو مشدد ہو جیسے: دَوَابُّ (۲) الف جمع کے بعد دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہو جیسے: مَسَاجِدُ (۳) اگر الف جمع کے بعد تین حرف ہوں تو بیچ والا ساکن ہو جیسے: مَصَابِيْحُ۔

ترکیب کی تعریف: ترکیب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ کلموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اس طور پر کہ دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو۔

ترکیب کے غیر منصرف بننے کے لئے چند شرائط ہیں: (۱) اسم مرکب کسی کا علم ہو (۲) ترکیب بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے ہو (۳) دوسرا جزء حرف نہ ہو (۴) دوسرا جزء حرف عطف کو شامل نہ ہو۔

الف نون زائدتان: الف نون زائدتان یہ ہے کہ اسم کے آخر میں الف اور نون بڑھایا ہوا ہو، اگر یہ الف نون اسم ذات کے آخر میں ہوں تو علمیت شرط ہے جیسے: **عُثْمَانُ** ، **سَلْمَانُ** اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو یہ شرط ہے کہ اس کا مؤنث **فَعْلَانَةٌ** کے وزن پر نہ آئے جیسے: **سَکْرَانُ** ۔

وزن فعل کا بیان: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو اور فعل کے اوزان میں سے تین قسم کے وزنوں کا اعتبار ہے (۱) فعل کا مخصوص وزن یعنی فعل کا وہ وزن جو اسم میں شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہو، ایسے وزن دو ہیں: **فَعَّلَ** جیسے: **کَلَّمَ** اور **فُعِلَ** جیسے: **ضُرِبَ** (۲) فعل میں زیادہ تر استعمال ہونے والا وزن یہ ثلاثی مجرد کا فعل امر کا وزن ہے یعنی **اِفْعَلُ** (۳) فعل مضارع کا وزن یعنی وہ لفظ جس کے شروع میں حروف **أَتَیْنَ** میں سے کوئی حرف ہو جیسے: **یَزِیْدُ، تَغْلَبُ، أَحْمَدُ**، اس تیسرے وزن کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں "ۃ" نہ آسکتی ہو، چنانچہ **یَعْمَلُ** اور **نَصِیْرُ** منصرف ہیں کیوں کہ ان کا مؤنث **یَعْمَلَةٌ** اور **نَصِیْرَةٌ** آتا ہے۔

غیر منصرف کے پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے اگر ان کو نکرہ بنا دیا جائے تو وہ منصرف ہوں گے، کیونکہ علمیت ختم ہونے کے بعد دو سبب باقی نہیں رہے گا۔

وہ پانچ اسباب یہ ہیں: (۱) تانیث بالتاء (۲) مؤنث معنوی (۳) عجمہ (۴) ترکیب (۵) الف نون زائدتان۔

غیر منصرف کے دو سببوں میں علمیت شرط تو نہیں ہے مگر ان کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے وہ یہ ہیں: (۱) عدل (۲) وزن فعل۔

غیر منصرف کے جن پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے اگر ان کو نکرہ بنادیا جائے تو وہ منصرف ہوں گے، کیونکہ علمیت ختم ہونے کے بعد دو سبب باقی نہیں رہے گا، جو غیر منصرف ہونے کے لئے ضروری ہے، تانیث بالالف اور جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہیں۔

سولہ قسموں کا بیان

اسم متمکن وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے (۱) مفرد منصرف صحیح جیسے: کتاب (۲) جاری مجری صحیح جیسے: دلو (۳) جمع مکسر منصرف جیسے: کتب، ان تینوں قسموں کا اعراب یہ ہے کہ رفع کی حالت میں ضمہ، نصب کی حالت میں فتحہ اور جر کی حالت میں کسرہ ہوگا۔

صحیح کی تعریف: صحیح نحویوں کی اصطلاح میں ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو خواہ شروع اور درمیان میں حرف علت ہو۔

جاری مجریٰ صحیح کی تعریف: جاری مجریٰ صحیح کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں حرف علت واؤ یا یاء ہو اور ان کا ماقبل ساکن ہو۔

(۴) جمع مؤنث سالم جیسے: مُسْلِمَاتٌ اس کا اعراب یہ ہے کہ رفع کے حالت میں ضمہ کے ساتھ، نصب اور جر کی حالت میں کسرہ کے ساتھ ہوگا

(۵) غیر منصرف اس کا اعراب یہ ہے کہ رفع کے حالت میں ضمہ کے ساتھ، نصب اور جر کی حالت میں فتحہ کے ساتھ ہوگا (٦) اسمائے ستہ مکبرہ چھ ہیں: **أب، أخ، حم، هن، فم، ذومال**، اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب چار شرطوں کے ساتھ حالت رفع میں واو، حالت نصب میں الف اور حالت جر میں یا کے ساتھ ہوگا، پہلی شرط یہ ہے کہ یہ اسماء مکبرہ ہوں، اگر مصغرہ ہوا تو پہلی قسم والا اعراب ہوگا، دوسری شرط یہ ہے کہ یہ اسماء واحد ہوں، اگر واحد نہ ہوا تو تثنیہ اور جمع والا اعراب ہوگا، تیسری شرط یہ ہے کہ یہ اسماء اضافت کے ساتھ استعمال ہوں، اور اگر اضافت کے ساتھ استعمال نہ ہوا تو اس کا اعراب پہلی قسم والی ہوگی، چوتھی شرط یہ ہے کہ یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہو، اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری اعراب ہوگا (۷) تثنیہ (۸) **کلا وکلتا** جو ضمیر کی طرف مضاف ہو (۹) **اثنان واثنتان** ان تینوں قسموں کا اعراب حالت رفع میں الف ماقبل مفتوح نون مکسور کے ساتھ، حالت نصب اور حالت جر میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ ہوگا (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) **أولو** (۱۲) **عشرون** سے لیکر **تسعون** تک، ان تینوں قسموں کا اعراب حالت رفع میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح، حالت نصب و جر میں یا ماقبل مکسور اور نون مفتوح کے ساتھ ہوگا (۱۳) اسم مقصور: وہ ایسا اسم ہے کہ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: **موسى** (۱۴) غیر جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: **غلامی** ان دونوں قسموں کا اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتحہ تقدیری اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا اور لفظ میں ہمیشہ برابر ہوگا (۱۵) اسم منقوص: وہ ایسا اسم ہے کہ اس کا آخر یا ماقبل مکسور ہو جیسے: **قاضی**، اس کا اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوگا، حالت نصب میں فتحہ لفظی کے ساتھ ہوگا اور حالت جر میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا (۱۶) جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: **مسلمی** اس کا اعراب حالت رفع میں واو تقدیری کے ساتھ، حالت نصب اور حالت جر میں یاء لفظی کے ساتھ ہوگا۔

فعل مضارع کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:

(۱)فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو تو اس کا اعراب حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب میں فتحہ اور حالت جزم میں سکون کے ساتھ ہوگا۔

(۲) مضارع مفرد معتل واوی و یائی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت واو یا یاء ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو تو اس کا اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتحہ لفظی اور حالت جزم میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا۔

(۳) مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت الف ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو تو اس کا اعراب حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتحہ تقدیری اور حالت جزم میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا۔

(۴) مضارع صحیح یا معتل با ضمائر بارز مرفوعہ ونونہائے مذکورہ: وہ فعل مضارع صحیح یا معتل ہے جس کے آخر میں نون کے ساتھ تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہو تو اس کا اعراب حالت رفع میں اثبات نون، حالت نصب اور حالت جزم میں نون کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے۔

عامل کی کل سو قسمیں ہیں

عامل کی دو قسمیں ہیں: (۱)لفظی (۲)معنوی

عامل لفظی کی تعریف: عامل لفظی وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔

عامل معنوی کی تعریف: عامل معنوی وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔

عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں: (۱)ابتداء (۲)فعل مضارع کا ناصب وجازم سے خالی ہونا۔

ابتداء کی تعریف: اسم کا عامل لفظی سے اس طرح خالی ہونا کہ وہ مسند یا مسند الیہ واقع ہو رہا ہو، یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

عامل لفظی کی دو قسمیں ہیں: (۱)قیاسی (۲)سماعی

عامل قیاسی کی سات قسمیں ہیں: (۱)فعل (۲)مصدر (۳)اسم فاعل (۴)اسم مفعول (۵)صفت مشبہ (۶)مضاف (۷)اسم تام۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱)فعل تام (۲)فعل ناقص

فعل تام کی تعریف: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے جیسے: **خرج**۔

فعل ناقص کی تعریف: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہو جیسے: **کان**۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی

فعل لازم کی تعریف: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے۔

فعل متعدی کی تعریف: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں: (۱) متعدی بیک مفعول (۲) متعدی بدو مفعول جیسے: **اَعۡطَیۡتُ عَمۡراً دِرۡھَمًا**، اس میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء جائز ہے، ایسا ان افعال میں ہوتا ہے جن کا مفعول ثانی مفعول اول کا غیر ہو (۳) متعدی بدو مفعول یعنی ایسا متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اکتفاء جائز نہ ہو جیسے: **عَلِمۡتُ زَیۡداً فَاضِلًا**، ایسا ان افعال میں ہوتا ہے جن کا مفعول ثانی مفعول اول کا غیر نہ ہو بلکہ دونوں ایک ذات پر دلالت کرتے ہوں (۴) متعدی بسہ مفعول: وہ فعل متعدی ہے جسے تین مفعولوں کی ضرورت ہوں جیسے: **اَعۡلَمَ اللّٰہُ زَیۡداً عَمۡراً فَاضِلًا**۔

تمام فعل عامل ہوتے ہیں، عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف کی تعریف: فعل معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم ہو جیسے: **قَالَ اللّٰہُ**۔

فعل مجہول کی تعریف: فعل مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی اس کے فاعل کا کوئی اتہ پتہ نہ ہو جیسے: **یٰاَیُّھَاالنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ۔**

فعل معروف اگر لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب دے گا۔

مصدر کی تعریف: مصدر وہ اسم ہے جو معنی حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں۔

مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے، مصدر کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ مصدر مفعول مطلق نہ ہو۔

اسم فاعل کی تعریف: اسم فاعل وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ میں قائم ہو۔

اسم فاعل فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے دو شرطوں کے ساتھ:

(۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) اس سے پہلے سات لفظوں میں سے کوئی ایک لفظ ہو (۱) مبتدا ہو (۲) موصوف ہو (۳) اسم موصول ہو (۴) ذوالحال ہو (۵) حرف استفہام ہو (۶) حرف نفی ہو (۷) حرف ندا ہو۔

اسم مفعول کی تعریف: اسم مفعول وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو، اسم مفعول فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے وہی دو شرطوں کے ساتھ جو اسم فاعل کے عمل کرنے کی ہیں۔

صفت مشبہ کی تعریف: صفت مشبہ وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں، صفت مشبہ فعل لازم جیسا عمل کرتا ہے مذکورہ شرطوں کے ساتھ۔

اسم مضاف: مضاف الیہ کو جر کرتا ہے۔

اسم تام کی تعریف: اسم تام وہ اسم ہے جس کے آخر میں کوئی ایسی چیز ہو کہ اس کے باقی رہتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے اسم کی طرف جائز نہ ہو، یہ تمیز مفرد کو نصب دیتا ہے۔

اسم تام ہوتا ہے پانچ چیزوں سے: (۱) تنوین لفظی سے (۲) تنوین تقدیری سے (۳) نون تثنیہ سے (۴) مشابہ نون جمع سے (۵) اضافت سے۔

عامل سماعی کی کل اکیانوے قسمیں ہیں: وہ تیرہ قسموں پر منقسم ہیں: (۱) حروف جر اور وہ سترہ ہیں: **باو تاو کاف ولام وواو منذ ومذ خلا☆رب حاشا من عدا في عن على حتى الى** یہ حروف جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اس کو جر کرتے ہیں۔

حروف جر کی تعریف: وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔

(۲) حروف مشبہ بالفعل اور وہ چھ ہیں: **اِنَّ أَنَّ كَاَنَّ لٰكِنَّ لَیْتَ لَعَلَّ** یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتے ہیں جیسے: **انّ اللّٰه على كُلِّ شئ قدير، أشهد أن محمدارسول اللّٰه**

كأنهن بيض مكنون ،وماكفرسليمن ولكن الشيطين كفروا، ولكن اللّٰه حبب اليكم الايمان وزينه فى قلوبكم، ومايدريك لعل الساعة قريب، ويقول الكافر يليتنى كنت ترابا۔

حروف مشبہ بالفعل کی تعریف: وہ حروف ہیں جو فعل متعدی سے لفظا معنی اور عملا مشابہت رکھتے ہوں۔

(۳) ماولا مشابہ بلیس: وہ حروف ہیں جو نفی میں، مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں لیس کے مشابہ ہوں، یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں جیسے: ماهذا بشرا ان هذاالاملك كبير۔

(۴) وہ حروف جو صرف اسم کو نصب کرتے ہیں وہ سات ہیں:

ياأيا هياأى همزه مفتوحه واؤ بمعنی مع اور الا حرف استثناء۔

(۵) وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب کرتے ہیں وہ چار ہیں:

أَنْ لَنْ كَىْ اِذَن جیسے: عسىٰ ربكم أن يرحمكم ،لن تنالواالبر حتى تنفقواماتحبون ،لكيلايكون على المؤمنين حرج ،تَأتِيْنى غداً اِذَنْ اُكْرِمَكَ أَنْ سات لفظوں کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے (۱) حَتّٰى کے بعد جیسے: فان طلقها فلاتحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (۲) لام جحد کے بعد جیسے: وما كان المؤمنون لينفروا كافة (۳) اس أو کے بعد جو اِلٰى أَنْ یا اِلَّا أَنْ کے معنی میں ہو جیسے: لَاَنْصَحَنَّ الْكَافِرَاَوْيُسْلِمَ (۴) واو صرف کے بعد جیسے: لَاتَأْكُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ (۵) لام کی کے بعد جیسے: ليعلموا أن وعداللّٰه حق

(۶) اس فاء کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو (۱) امر کے جواب میں ہو (۲) نہی کے جواب میں ہو (۳) نفی کے جواب میں ہو (۴) استفہام کے جواب میں ہو (۵) تمنی کے جواب میں ہو (۶) عرض کے جواب میں ہو (۷) اس واؤ کے بعد ہو جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

(۶) وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں وہ پانچ ہیں:

لَمْ لَمَّا لام أمر لاالنهى اور **ان شرطيه** جیسے: **لم يلد ولم يولد، ولمايدخل الايمان فى قلوبكم۔**

لم اور **لما** چار چیزوں میں متفق ہوتے ہیں (۱) دونوں حرف نفی ہیں (۲) دونوں فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں (۳) دونوں فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں (۴) دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

لم اور **لما** میں فرق یہ ہے کہ **لم** مطلق ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے جبکہ **لما** گفتگو تک تمام زمانہ ماضی کی نفی کر دیتا ہے، **لم** کے ذریعہ جس چیز کی نفی کی جائے اس کے کرنے کی امید نہیں ہوتی اور **لما** میں امید ہوتی ہے، جیسے: **لمايذوقوا عذاب، فليعبدوا رب هذاالبيت، لاتبطلوا صدقتكم بالمن والاذى، ان تقرضواﷲ قرضاحسنا يضعفه لكم ويغفرلكم۔**

(۷) وہ اسماء جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ اِنْ کے معنی پر مشتمل ہو، اور یہ دو فعل پر داخل ہوکر دونوں کو جزم کرتے ہیں، وہ نو اسم ہیں: **مَنْ وَمَا وَأَیُّ وَمَتٰى وَ أَيْنَمَاوَأَنّٰى وَمَهْمَاوَحَيْثُمَاوَاِذْمَا** جیسے: **ومن يتق اللّٰه يجعل له مخرجا، وماتفعلوامن خير يعلمه اللّٰه، مهما تاتنا به من اٰية لتسحرنا بها فمانحن لك بمؤمنين، اينمايوجه لايات بخير، حِيْنَمَايَنْزِلْ ذُوالْعِلْمِ يُكْرَمُ، أَىَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْمِنْهُ، ايماالاجلين قضيت فلاعدوان على**

(۸) وہ اسماء جو اسماء نکرہ کو نصب کرتا ہے تمیز ہونے کی بناء پر اور وہ چار ہیں: لفظ **عَشَرَ** سے لیکر **تسعون** تک، **کَمْ**، **کَأَیِّنْ** اور **کذا** (۹) اسمائے افعال ہیں اور وہ نو ہیں: چھ امر حاضر کے لئے ہے **رُوَیْدَ بَلْهَ دُوْنَكَ عَلَیْكَ حَیَّهَلْ هَا**، اور یہ اپنے بعد والے اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب کرتا ہے، اور تین فعل ماضی کے لئے ہے **هَیْهَاتَ سَرْعَانَ شَتَّانَ**، اور یہ اپنے بعد والے اسم کو فاعلیت کی بناء پر رفع کرتا ہے (۱۰) افعال ناقصہ وہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں اور وہ تیرہ ہیں: **کان، صار، أصبح، أضحی، أمسی، ظل، بات، مادام، مازال، مابرح، ماانفك، مافتیء، لیس**۔

(۱۱) افعال مقاربہ کی تعریف: افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، افعال مقاربہ اور وہ کان کی طرح عمل کرتا ہے، وہ چار ہیں: **عَسٰی، کَادَ، کَرُبَ، أَوْشَكَ** جیسے: **یکاد البرق یخطف ابصارهم، أَوْشَكَ النَّاسُ أَن یَّمُوْتُوْا جُوْعاً، عسی اللّٰه أن یاتی بالفتح** (۱۲) وہ افعال جو کسی کی تعریف یا مذمت بیان کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں اور وہ چار ہیں (۱) **نِعْمَ** (۲) **حَبَّذَاَ** (۳) **بِئْسَ** (۴) **سَاءَ**، افعال مدح وذم میں فاعل کے علاوہ ایک اور اسم معرفہ آتا ہے جو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے، جیسے: **نِعْمَ الرَّجُلُ نَبِیْلٌ** (نبیل کیا ہی اچھا آدمی ہے) **بِئْسَ الرَّجُلُ شَرِیْفٌ** (شریف کیا ہی برا آدمی ہے) ان مثالوں میں **اَلرَّجُلُ** فاعل جبکہ **نبیل** مخصوص بالمدح اور **شریف** مخصوص بالذم ہے، **حَبَّذَاَ** کے علاوہ ان افعال کے فاعل کی تین صورتیں ہیں (۱) معرف باللام ہو جیسے: **نِعْمَ الرَّجُلُ حَسَنٌ** (۲) معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے: **نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ حَسَّانُ** (۳) اس کا فاعل ضمیر مستتر ہو جسکی تمیز نکرہ منصوب آرہی ہو جیسے: **نِعْمَ رَجُلاً حَمْدَانُ** (یہاں نعم کا فاعل ضمیر مستتر ھو ہے اور رجلا اس کی تمیز ہے) یہ تمیز ابہام کو دور کررہی ہے۔

(١٣) افعال قلوب یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوکر دونوں کو ایک ساتھ نصب کرتا ہے اور وہ سات ہیں: **حَسِبْتُ**، **ظَنَنْتُ** اور **خِلْتُ** یہ تینوں ظن کے لئے ہے، **عَلِمْتُ** **رَأَيْتُ** اور **وَجَدْتُّ** یہ یقین کے لئے ہے اور **زَعَمْتُ** یہ شک اور یقین دونوں کے درمیان مشترک ہے جیسے: **فان علمتموهن مؤمنٰت فلا ترجعوهن الى الكفار، وما أظن الساعة قائمة، وتحسبهم ايقاظا وهم رقود، انهم يرونه بعيدا ونرٰه قريبا۔**

افعال تعجب کی تعریف: وہ افعال ہیں جن کی وضع حیرت ظاہر کرنے کے لئے کی گئی ہو، فعل تعجب کے دو وزن ہیں (١) **أَفْعَلَهٗ** (٢) **أَفْعِلْ بِهٖ** جیسے: **مَا أَشَدَّ الْحَرُّ، مَا أَجْمَلَ مَنْظَرُ تِلْكَ الْحُقُوْلِ الْخَضْرَاءِ، أَجْمِلْ بِمَنْظَرِ جَامِعِ الرَّشِيدِ بِدَارِ الْعُلُوْمِ۔**

موانع تنوین پانچ ہیں: (١) مضاف پر تنوین نہیں آتی ہے (٢) معرف باللام پر تنوین نہیں آتی ہے (٣) غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی ہے (٤) مبنی پر تنوین نہیں آتی ہے (٥) فعل پر تنوین نہیں آتی ہے۔

مرفوعات آٹھ ہیں: (١) فاعل (٢) نائب فاعل (٣) مبتدا (٤) خبر (٥) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (٦) افعال ناقصہ کا اسم (٧) ما و لا مشابہ بلیس کا اسم (٨) لائے نفی جنس کی خبر۔

فاعل کی تعریف: فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف اس طور پر کی گئی ہو کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو جیسے: **اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ۔**

مبتداء کی تعریف: مبتداء وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے: وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔

خبر کی تعریف: خبر وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند ہو۔

منصوبات بارہ ہیں: (۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول معہ (۴) مفعول لہ (۵) مفعول فیہ (٦) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۱۰) افعال ناقصہ کی خبر (۱۱) ماولا مشابہ بلیس کی خبر (۱۲) لائے نفی جنس کا اسم۔

مفعول بہ کی تعریف: مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے: اناجعلناه قرآناعربیالعلکم تعقلون۔

مفعول مطلق کی تعریف: مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل یا شبہ فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اسی فعل یا شبہ فعل کے معنی میں ہو۔

مفعول مطلق تین طرح سے استعمال کیا جاتا ہے: (۱) تاکید کے لئے جیسے: وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيْمًا (۲) نوعیت کو بیان کرنے کے لئے جیسے: فَيَوْمَئِذٍلَّا يُعَذِّبُ عَذابَهٗ اَحَد (۳) عدد کو بیان کرنے کے لئے جیسے: فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍمِنْهُمَا مِأَةَجَلْدَةٍ۔

مفعول فیہ کی تعریف: مفعول فیہ وہ اسم زمان و مکان ہے جس میں فاعل کا فعل کیا گیا ہو، مفعول فیہ کا دوسرا نام ظرف بھی ہے جیسے: قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمااَوْبَعْضَ يَوْمٍ، وسبِّحوه بُكْرَةًوَّ اَصِيْلًا۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان، پھر

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود

ظرف زمان مبہم کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایسے وقت پر دلالت کرے جس میں کوئی حد معین نہ ہو جیسے: حِیْنٌ۔

ظرف زمان محدود کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایسے وقت پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو جیسے: **لیل**۔

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود

ظرف مکان مبہم کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو جیسے: **خَلْفٌ**۔

ظرف مکان محدود کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو جیسے: **مَسْجِدٌ**۔

مفعول لہ کی تعریف: وہ اسم یعنی مصدر ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور کیا گیا ہو جیسے: **لاتمسکوھن ضرارالتعتدوا، من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر**۔

مفعول معہ کی تعریف: وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہوتا کہ فعل کے معمول یعنی فاعل یا مفعول بہ کے ساتھ ساتھ ہونے پر دلالت کرے جیسے: **اِسْتَیْقَظَ نَبِیْلٌ وَتَغْرِیْدَ الطُّیُوْرِ**۔

حال کی تعریف: حال وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے: **قل انی أعظکم بواحدۃ أن تقوموا للّٰہ مثنی وفرادی، وسخرلکم الشمس والقمردائبین، اذاجاء کم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن، فبعث الله النبین مبشرین ومنذرین۔**

ذوالحال کی تعریف: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

فائدہ: ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اگر ذوالحال نکرہ ہو تو ایسی صورت میں حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا ضروری ہے۔

تمیز کی تعریف: تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو ابہام (پوشیدگی) کو دور کرے عدد سے یا وزن سے یا پیمانہ سے یا پیمائش سے یا مقیاس (اندازہ) سے یا نسبت سے جیسے: **اذقال یوسف لابیہ یاأبت انی رایت أحد عشر کوکبا، اشتریت درهما ذهبا، زرعت فدانا شعیرا، مافی السماء قدرراحۃ سحابا، أنا أکثر منک مالا وأعز نفرا۔**

ممیّز کی تعریف: ممیّز وہ اسم ہے جس سے پوشیدگی کو دور کیا جائے۔

مستثنیٰ کی تعریف: مستثنیٰ وہ اسم ہے جو کلمات استثناء کے بعد مذکور ہو تا کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے مستثنیٰ کی طرف نہیں ہو رہی ہے۔

حروف استثناء گیارہ ہیں: اِلَّا غَیْرَ سِوٰی سَوَاءَ حَاشَا خَلَا عَدَا مَاخَلَا مَاعَدَا لَیْسَ لَایَکُوْنُ۔

مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنٰی متصل (۲) مستثنٰی منقطع

مستثنٰی متصل کی تعریف: مستثنٰی متصل وہ مستثنٰی ہے جو مستثنٰی منہ میں داخل ہو اور کلمہ استثناء کے ذریعہ مستثنٰی منہ کے حکم سے نکالا گیا ہو جیسے: **جَاءَ نِی الطُّلَّابُ اِلَّا حَمْدَانَ۔**

مستثنٰی منقطع کی تعریف: مستثنٰی منقطع وہ مستثنٰی ہے جو کلمہ استثناء کے بعد مذکور ہو اور مستثنٰی منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے مستثنٰی منہ کے حکم سے نہ نکالا گیا ہو جیسے: **جَاءَ نِی الطُّلَّابُ اِلَّا حِمَاراً۔**

کلام موجب کی تعریف: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری جو نفی کے معنی کو شامل ہو، نہ ہو۔

کلام غیر موجب کی تعریف: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری ہو۔

مستثنٰی منہ کے مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنٰی مفرغ (۲) مستثنٰی غیر مفرغ

مستثنٰی مفرغ کی تعریف: وہ مستثنٰی ہے جس کا مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب ہو جیسے: **مَاجَاءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ۔**

مستثنیٰ غیر مفرغ کی تعریف: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے:

مَاجَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً۔

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں: (۱) وجوب نصب (۲) نصب اور ماقبل سے بدل (۳) اعراب بحسب العوامل (۴) جر

وجوب نصب کی چار صورتیں ہیں: (۱) مستثنیٰ متصل "**الا**" کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً** (۲) مستثنیٰ منقطع ہو جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَاراً** (۳) مستثنیٰ "**خلا**" اور "**عدا**" کے بعد واقع ہو اکثر علماء کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مجرور ہوتا ہے اور "**ماخلا**" "**ماعدا**" "**لیس**" اور "**لا یکون**" کے بعد ہو تو تمام علماء کے نزدیک (۴) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، کلام موجب ہو یا کلام غیر موجب ہو۔

(۲) نصب اور ماقبل سے بدل اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ غیر مفرغ "**الا**" کے بعد واقع ہو جیسے: **مَاجَاءَ أَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ اِلَّا زَیْداً۔**

(۳) اعراب بحسب العوامل اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں "**الا**" کے بعد واقع ہو جیسے: **مَاجَاءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ، مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْداً، مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔**

(۴) جر اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ لفظ "**غیر، سوی، سواء**" کے بعد واقع ہو۔

لائے نفی جنس کی تعریف: لائے نفی جنس وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کے لئے وضع کیا گیا ہو، یہ اکثر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے: **لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ۔**

باعتبار عمل لائے نفی جنس کے بعد آنے والے اسم کی چار صورتیں ہیں:

(۱) معرب منصوب: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف بلا فصل واقع ہو، مضاف کی مثال جیسے: **لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ**، مشابہ مضاف کی مثال جیسے: **لَاطَالِعًا جَبَلًا غَافِلٌ**۔

(۲) مبنی برفتحہ: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ (جو مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو) بلا فصل واقع ہو جیسے: **لااله الّا اللّٰه**۔

(۳) معرب مرفوع: جب کہ ''لائے نفی جنس'' کے بعد اسم معرفہ ہو یا ایسا نکرہ ہو کہ اس کے اور لائے نفی جنس کے درمیان کسی اسم کا فاصلہ لایا گیا ہو، واضح رہے کہ ایسی صورت میں ''**لا**'' کو دوسرے اسم (مسندالیہ) کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہوگا اس وقت ''**لا**''، ملغی ہوگا یعنی عمل نہیں کرے گا اور وہ اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے: **لَازَيْدٌ عِنْدِيْ ولا عمروٌ، لا في الدار رجلٌ ولا امرأةٌ**۔

مشابہ مضاف کی تعریف: وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمے کے ملائے بغیر اس کے معنی مکمل نہ ہوں۔

(۴) پانچ صورتوں کا جواز: جب کہ ''لائے نفی جنس'' کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہو اور بغیر فصل کے دوسرے نکرہ مفردہ کے ساتھ ''**لا**'' کو مکرر لایا گیا ہو۔

پانچ صورتیں یہ ہیں: (۱) دونوں کا فتحہ اس صورت میں دونوں جگہ ''لائے نفی جنس'' کا اسم ہوگا (۲) دونوں کا رفع: اس وقت پہلا ''**لا**''، ملغٰی اور دوسرا برائے تاکید نفی

زائد ہوگا، لائے نفی جنس کے بعد آنے والے دونوں اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوں گے، پہلے کا فتحہ، دوسرے کا رفع اس صورت میں پہلا ”لائے نفی جنس“ کا اسم ہوگا اور دوسرے کا پہلے کے عمل پر عطف ہوگا اور ”لا“ برائے تاکید نفی زائد ہوگا (۴) پہلے کا فتحہ دوسرے کا نصب اس صورت میں پہلا ”لائے نفی جنس“ کا اسم ہوگا اور دوسرے کا پہلے کے لفظ پر عطف ہوگا اور ”لا“ برائے تاکید نفی زائد ہوگا (۵) پہلے کا رفع دوسرے کا فتحہ: اس صورت میں پہلا ”لا“ مشابہ بلیس کا اسم ہوگا اور دوسرا ”لائے نفی جنس“ کا اسم ہوگا۔

مجرورات دو ہیں: (۱) مضاف الیہ (۲) وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو۔

مضاف الیہ کی تعریف: مضاف الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کی حرف جر کے واسطے سے نسبت کی گئی ہو خواہ حرف جر لفظاً ہو یا تقدیراً ہو۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں: (۱) اضافت معنویہ (۲) اضافت لفظیہ

اضافت معنویہ کی تعریف: وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) مضاف صیغہ صفت ہی نہ ہو جیسے: غُلَامُ رَجُلٍ میں غلام مضاف صیغہ صفت نہیں ہے (۲) مضاف صیغہ صفت تو ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو جیسے: کَرِیْمُ الْبَلَدِ۔

اضافت معنویہ کے دو فائدے ہیں: (۱) تعریف مضاف: یعنی مضاف کو معرفہ بنانا یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ نکرہ کی اضافت معرفہ کی طرف کی جائے جیسے: غلامُ زیدٍ۔

(۲) تخصیص مضاف: یعنی مضاف کے اشتراک کو کم کر دینا یہ اس وقت ہوتا ہے جب نکرہ کی اضافت نکرہ کی طرف کی جائے جیسے: غُلَامُ رَجُلٍ۔

اضافت لفظیہ کی تعریف: وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے: ضَارِبُ زیدٍ۔

اضافت لفظیہ تخفیف لفظی کا فائدہ دیتی ہے یعنی مضاف سے الف لام اور تنوین کو ختم کر دیتا ہے۔

توابع کا بیان

تابع کی تعریف: تابع ہر ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہو۔

متبوع کی تعریف: وہ لفظ ہے اعراب میں تابع جس کے موافق ہو۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بالحروف (۵) عطف بیان

صفت کی تعریف: صفت ایسا تابع ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت کو بیان کرے۔

صفت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفت بحال موصوف (۲) صفت بحال متعلق موصوف ہو

صفت بحال موصوف کی تعریف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف میں ہو، صفت بحال موصوف کا دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں (تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیروتانیث میں سے ایک، افراد، تثنیہ وجمع میں سے ایک اور رفع ونصب وجر میں سے ایک) موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

صفت بحال متعلق موصوف کی تعریف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہو، صفت بحال متعلق موصوف کا پانچ چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں یعنی تعریف وتنکیر، رفع، نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

ایک موصوف کی چند صفتیں آسکتی ہیں جیسے: **وهذا كتاب انزلناه مبارك مصدق الذى بين يديه**، صفت چند فائدے کے لئے آتی ہے (۱) تخصیصِ موصوف کے لئے، اگر موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں تو صفت موصوف کی تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جیسے: **انها بقرة صفراء** (۲) توضیحِ موصوف کے لئے، اگر موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو صفت موصوف کی توضیح کا فافائدہ دیتی ہے، (۳) کبھی موصوف کی مدح یعنی تعریف کے لئے آتی ہے جیسے: **بسم الله الرحمن الرحيم** (۴) اور کبھی صفت مذمت کے لئے آتی ہے جیسے: **أعوذبالله من الشيطان الرجيم**، (۵) کبھی صفت ترحم کے لئے آتی ہے جیسے: **اللهم أناعبدك المسكين** (۶) کبھی تاکید کے لئے آتی ہے جیسے: **فاذانفخ فى الصور نفخة واحدة**۔

تاکید کی تعریف: تاکید ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمول میں اپنے متبوع کے حال کو اچھی طرح ثابت کردے تاکہ سامع کو کوئی شک باقی نہ رہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی کی تعریف: وہ تاکید ہے جو لفظ اول یعنی مؤکد کو مکرر لانے سے حاصل ہو جیسے: **جاء عَلِيٌّ عَلِيٌّ ۔**

تاکید معنوی کی تعریف: وہ تاکید ہے جو چند مخصوص الفاظ کے ذریعہ لائی جائے وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں: **نفسٌ، عينٌ، كلا وكلتا، كلٌّ أَجْمَعُ، أَكْتَعُ أَبْتَعُ أَبْصَعُ،** جیسے: **فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ، وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا، قال فبعزتك لأغوينهم أجمعين، وتؤمنون بالكتاب كله۔**

بدل کی تعریف: بدل ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو۔

بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

بدل الکل کی تعریف: بدل الکل ایسا بدل ہے جو مبدل منہ کا عین ہو (یعنی دونوں کا مدلول ایک ہو) جیسے: **ألم تركيف فعل ربك بعاد، ارم ذات العماد، والى ثمود أخاهم صالحا، وقال موسى لأخيه هرون اخلفنى فى قومى۔**

بدل البعض کی تعریف: بدل البعض ایسا بدل ہے جو مبدل منہ کا جزء ہو جیسے: **طَالَعْتُ الْكِتَابَ نِصْفَهٗ، وارزق أهله من الثمرات من اٰمن منهم بالله واليوم الاٰخر۔**

بدل الاشتمال کی تعریف: بدل الاشتمال ایسا بدل ہے جو نہ مبدل منہ کا عین ہو نہ اس کا جزء ہو بلکہ مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے: **سَرَّنِیْ الشَّارِعُ نَظَافَتُهٗ، يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه۔**

بدل الغلط کی تعریف: بدل الغلط ایسا بدل ہے جو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے جیسے: **جاء الْمُعَلِّمُ التِّلْمِيْذُ۔**

نوٹ: بدل اور مبدل منہ میں تعریف وتنکیر میں مطابقت ضروری نہیں ہے بلکہ معرفہ ونکرہ میں سے کسی کا بدل کسی سے لا سکتے ہیں جیسے: **وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰه** (الشوری/۵۲، ۵۳،) اس مثال میں نکرہ سے معرفہ بدل واقع ہے نیز جیسے: **كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعاً بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ، (العلق/۱۵، ۱۷،** اس مثال میں معرفہ سے نکرہ بدل واقع ہے۔

عطف بیان کی تعریف: عطف بیان وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے جیسے: **قام ابو القاسم محمد صلى الله عليه وسلم،** اس میں نام پاک محمد عطف بیان ہے اس نے ابوالقاسم کی وضاحت کی ہے۔

عطف بحرف کی تعریف: عطف بحرف ایسا تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو جیسے: **جاء نی زید وعمرو۔**

شبہ فعل آٹھ ہیں: (۱) مصدر (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (۴) اسم ظرف (۵) اسم آلہ (۶) اسم تفضیل (۷) صفت مشبہ (۸) اسم مبالغہ۔

اسم ظرف کی تعریف: وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔

مضارع مفتوح العین و مضموم العین اور ناقص سے مطلقا (یعنی مضارع ناقص خواہ مفتوح العین ہو یا مضموم العین ہو یا مکسور العین) **مَفْعَلٌ** کے وزن پر بفتح العین آتا ہے۔ جیسے: **مَفْتَحٌ وَمَنْصَرٌ وَمَرْمٰی**، مکسور العین اور مثال سے مطلقا بروزن **مَفْعِلٌ** بکسر العین آتا ہے جیسے: **مَضْرِبٌ وَمَوْقِعٌ**۔

جو صیغۂ ظرف وقت کے معنی پر دلالت کرے اس کو ظرف زمان کہتے ہیں اور جو جگہ کے معنی پر دلالت کرے اس کو ظرف مکان کہتے ہیں۔

اسم آلہ کی تعریف: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جو فعل کے صادر ہونے کا آلہ (یعنی ذریعہ) ہو، اسم آلہ تین وزن پر آتا ہے: (۱) **مِفْعَلٌ** (۲) **مِفْعَلَةٌ** (۳) **مِفْعَالٌ**، اسم آلہ صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے، غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آتا ہے۔

اسم مبالغہ کی تعریف: وہ اسم مشتق ہے جو فاعل میں معنی مصدری کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے: **ضَرَّابٌ**۔

فوائد: (۱) اسم مبالغہ میں تذکیر و تانث کا کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے: **رَجُلٌ عَلَّامٌ** اور **اِمْرَأَةٌ عَلَّامٌ**، لیکن کبھی مبالغہ میں مزید زیادتی کے لئے اس کے آخر میں ''**تاء**'' کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے: **رجل علام، امرأة علامة** یہ ''**تاء**'' تانیث کی نہیں ہوتی

(۲) جب ”**فَعِيْلٌ**“ بمعنیٰ ”**فَاعِلٌ**“ ہو اور ”**فُعُوْلٌ**“ بمعنیٰ ”**مَفْعُوْلٌ**“ ہو تو تذکیر وتانیث میں فرق کیا جائے گا یعنی مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث لایا جائے گا جیسے: **هو عليم، هى عليمة** (۳) ثلاثی مزید فیہ میں اس کا استعمال بہت کم ہے جیسے: **أَعْطٰى** سے **مِعْطَاءٌ** (بہت زیادہ دینے والا) **أَنْذَرَ** سے **نَذِيْرٌ** (بہت ڈرسانے والا)

اسم تفضیل کی تعریف: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنیٰ مصدری دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں، اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے، **من** کے ساتھ جیسے: **أللّٰه أَكْبَرُ من كل شيءٍ**، اضافت کے ساتھ جیسے: **فى أحسنِ تقويم**، الف لام کے ساتھ جیسے: **ولله الأسماء الحسنى**۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں معنیٔ مصدری عارضی ہوتے ہیں اور صفت مشبہ میں معنی مصدری دائمی ہوتے ہیں، کسی ایک زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتے ہیں، دوسرا فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں معنی کی زیادتی دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے جبکہ صفت مشبہ میں معنی کی زیادتی بذات خود ہوتی ہے۔

حروف غیر عاملہ کا بیان

حروف غیر عاملہ وہ حروف ہیں جو کلمہ یا جملہ پر داخل ہوتے ہیں مگر لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتے، یہ سولہ قسم کے حروف ہیں (۱) حروف تنبیہ (۲) حروف ایجاب (۳) حروف تفسیر (۴) حروف مصدریہ (۵) حروف تحضیض (۶) حرف توقع (۷) حروف استفہام (۸) حرف ردع (۹) تنوین (۱۰) نون تاکید (۱۱) حروف شرط (۱۲) **لو** (۱۳) **لولا** (۱۴) لام مفتوحہ (۱۵) ما بمعنی مادام (۱۶) حروف عطف۔

حروف تنبیہ کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مخاطب کی غفلت کو دور کرتے ہیں تا کہ وہ بات اچھی طرح سنے، یہ تین حروف ہیں: **أَلَا أَمَا هَا**، پہلے دو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آتے ہیں جیسے: **ألا بذكر الله تطمئن القلوب** (سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوجاتا ہے) **الا انهم هم المفسدون** (سنو! بے شک وہی فساد مچانے والے ہیں)

حروف ایجاب کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق کو ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں یہ چھ حروف ہیں: **نَعَمْ بَلٰی أَجَلْ اِیْ جَیْرِ اِنَّ**۔

حروف تفسیر کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق سے پوشیدگی کو دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، یہ دو حروف ہیں: **أَیْ أَنْ**۔

حروف مصدریہ کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو فعل کو مصدری معنی میں یا جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں یہ تین حروف ہیں: **ما أنْ أنّ**۔

حروف تحضیض کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام پر ابھارا جائے، یہ چار حروف ہیں: **أَلَّا هَلَّا لَوْلَا لَوْمَا**۔

حرف توقع کی تعریف: وہ حرف غیر عامل ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جس کی امید ہو، وہ حرف **قد** ہے، یہ ماضی میں کبھی تحقیق کے لئے، کبھی تقریب کے لئے اور مضارع میں تقلیل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حروف استفہام کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کسی نا معلوم شئ کی معرفت کو طلب کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، یہ دس حروف ہیں: ہمزہ مفتوحہ **هل ما من ماذا أی متی أیان أنی أین**۔

حرف ردع کی تعریف: وہ حرف غیر عامل ہے جو مخاطب کو ڈانٹنے کے لئے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اور یہ حرف **کلا** ہے۔

تنوین کی تعریف: وہ نون زائدہ ساکنہ ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لئے نہ ہو۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) تنوین تمکن (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (۴) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترنم۔

تنوین تمکن کی تعریف: وہ تنوین ہے جو اسم کے متمکن یعنی منصرف ہونے کو بتلائے جیسے: **رجلٌ**۔

تنوین تنکیر کی تعریف: وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتلائے جیسے: **صهٍ** تنوین کے ساتھ، یہ "**أُسْكُتْ سُكُوْتًا مَا فِيْ وَقْتٍ مَّا**" کے معنی میں (کسی وقت خاموش رہ)

تنوین عوض کی تعریف: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ جملہ یا مفردہ کے بدلے میں مضاف الیہ پر لائی جائے جیسے: **يَوْمَئِذٍ** اس کی اصل "**يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا**" ہے۔

تنوین مقابلہ کی تعریف: وہ تنوین ہے جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے۔

تنوین ترنم کی تعریف: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے لائی جائے، یہ اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔

جیسے: **أَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِیْ اِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ ۔**

ترجمہ: اے ملامت کرنے والی ملامت اور عتاب کم کر اور کہہ تو اگر میں نے درست کام کیا ہے کہ درست کام کیا اس نے۔

نون تاکید کی تعریف: وہ نون مشدد اور نون ساکن ہے جو مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

حروف شرط کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر ایک جملہ کے شرط اور دوسرے جملہ کے جزاء ہونے پر دلالت کرے، یہ دو ہیں: **أَمَّا لَوْ۔**

’’**لو**‘‘ دو جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے جیسے: **لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا۔**

’’**لولا**‘‘ وہ حرف غیر عامل ہے جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے جیسے: **لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔**

’’**لام مفتوحہ**‘‘ وہ حرف زائد غیر عامل ہے جو جملے کے معنی میں تاکید کا معنی پیدا کرنے کے لئے اسم یا فعل کے شروع میں لایا جاتا ہے۔

”**ما بمعنی مادام**“ وہ ما (مصدریہ) ہے جو اپنے مابعد فعل کو مصدر کے معنی میں کردے اور اس سے پہلے مدت یا وقت وغیرہ ظرف محذوف ہو جیسے: **أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِیْرُ**۔

حروف عطف کی تعریف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو اپنے مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، یہ دس حروف ہیں: **واو فاء ثم حتی اما أو أم لا بل لکن** ۔

مبتدا خبر کے قواعد

(۱) اگر دو اسموں میں پہلا اسم معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ ہو تو ترکیب میں مبتدا خبر ہوتے ہیں جیسے: **زیدٌ قائمٌ**۔

(۲) مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر معرفہ بھی ہو سکتی ہے اور نکرہ بھی جیسے: **الماءُ حاضرٌ، اللّٰہُ اِلٰھُنَا**۔

(۳) مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے خبر اسم بھی بن سکتی ہے اور فعل بھی جیسے: **العالم زیدٌ، حامدٌ یکتبُ**۔

(۴) تذکیر وتانیث، واحد، وتثنیہ، جمع میں خبر مبتدا کے تابع ہوا کرتی ہے جیسے: **الشائُ حاضرٌ، المنضدةُ صغیرةٌ، الکتابانِ مفتوحانِ، المسافرونَ ذاھبونَ**۔

(۵) اگر خبر جار مجرور یا ظرف سے مل کر واقع ہو تو خبر کو مبتدا پر مقدم کیا جاتا ہے جیسے: **فی المدرسةِ تلمیذٌ، عندیْ کتابٌ**۔

(۶) مبتدا اگر مرکب اضافی ہو تو خبر کو واحد، تثنیہ، جمع میں اور تذکیر وتانیث میں مضاف کے موافق لایا جاتا ہے جیسے: **کُرَّاسَةُ حَامِدٍ مَفْتُوْحَةٌ** ۔

(۷) جار مجرور سے مل کر مبتدا کبھی نہیں بنتا خبر بن سکتی ہے جیسے: **رَاشِدٌ فِی الْمَسْجِدِ**۔

(۸) مبتدا ایسا اسم بن سکتا ہے جس میں فاعل یا مفعول بننے کی صلاحیت ہو۔

مضاف مضاف الیہ کے قواعد

(۱) اگر دو اسموں میں پہلا اسم نکرہ ہو اور دوسرا معرفہ ہو تو ترکیب میں اکثر مضاف مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے: **هذا بابُ الحجرةِ۔**

(۲) اگر دو اسموں میں پہلا اسم نکرہ عام ہو اور دوسرا خاص تو بھی ترکیب میں اکثر مضاف مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے: **عندی غلامُ رجلٍ۔**

(۳) جار مجرور، فاعل، نائب فاعل، مبتدا کبھی مضاف الیہ نہیں ہوتے۔

(۴) مضاف کی حرکت، رفع، نصب، جر عامل کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

(۵) مضاف الیہ معمول اور مضاف عامل جار ہوتا ہے جیسے: **هذا بابُ الحجرةِ۔**

(۶) اگر عدد معدود سے پہلے آئے تو ترکیب میں عدد مضاف اور معدود مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے: **هذهِ ثمانيةُ أقسامٍ۔**

(۷) اکثر تین سے نو تک کے عدد اسم جمع کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے: **جاء نی ثلثةُ رجالٍ۔**

(۸) معطوف اگر مضاف ہو تو معطوف معطوف علیہ پر ایک ہی حرکت بلا تنوین دی جاتی ہے جیسے: **اَسَاتِذَةُ وَتَلَامِيْذُالْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ۔**

(۹) مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آسکتی۔

موصوف صفت کے قواعد

(۱) اگر دو اسموں میں دونوں اسم معرفہ یا نکرہ ہو تو ترکیب میں موصوف صفت ہوتے ہیں جیسے: **التلمیذالمجتهد، تلمیذ مجتهد۔**

(۲) اسم نکرہ کے بعد اگر جملہ فعلیہ یا اسمیہ آئے تو ترکیب میں وہ جملہ اسم نکرہ کی صفت واقع ہوتی ہے جیسے: **مررت برجل یجلس۔**

(۳) جملہ خبریہ اسم موصول کا صلہ بن کر معرفہ کی صفت ہوا کرتا ہے جیسے: **نظرت الی التلمیذالذی یجری امام المدرسة۔**

(۴) اگر جمع معدود عدد سے پہلے آئے تو ترکیب میں معدود موصوف اور عدد صفت بنایا جاتا ہے جیسے: **في المقدمة فصول أربعة۔**

(۵) اعراب، تعریف وتنکیر، واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر وتانیث میں صفت حقیقی موصوف کے موافق ہوا کرتی ہے جیسے: **التلميذ المجتهد، التلميذان المجتهدان، المسلمون الصالحون، تلميذة صالحة۔**

(۶) صفت سببی اعراب، تعریف وتنکیر میں موصوف کے موافق لائی جاتی ہے، تذکیر وتانیث میں متبوع کے موافق ہوتی ہے جیسے: **من هذه القرية الظالم أهلها۔**

(۷) صفت سببی ہمیشہ مفرد ہوا کرتی ہے۔

فعل فاعل کے قواعد

(۱) فعل کے فورا بعد اگر فاعل یا نائب فاعل مذکر آئے تو فعل مذکر لایا جاتا ہے جیسے: **كتب التلميذ درسا۔**

(۲) فعل کے فورابعد اگر فاعل یا نائب فاعل مؤنث حقیقی آئے تو فعل مؤنث لایا جاتا ہے جیسے: **مرت امرأة ۔**

(۳) اگر فعل اور فاعل مؤنث کے درمیان کوئی لفظ آجائے تو فعل کا مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال درست ہے جیسے: **ضرب اليوم هند، ضربت اليوم هند۔**

(۴) اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد لایا جاتا ہے جیسے: **نام الرجال۔**

(۵) اگر فاعل اسم ظاہر نہ ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائے گا جیسے: **التلميذ قرأ، التلميذان كتبا، التلميذون كتبوا۔**

حروف مشبہ بالفعل کے قواعد

(۱) جملہ مستانفہ کے شروع میں **اِنّ** اور درمیان جملہ میں **أنّ** لایا جاتا ہے جیسے: **اِنَّ التِّلْمِيْذَ مُجْتَهِدٌ ،عَرَفْتُ اَنَّ الْاُسْتَاذَ حَاضِرٌ۔**

(۲) **علم يعلم** اور اس کے مشتقات کے بعد اکثر **أنّ** لایا جاتا ہے اور **قال يقول** اور اس کے مشتقات کے بعد **اِن** لایا جاتا ہے۔

(۳) حروف مشبہ بالفعل کی خبر اگر جار مجرور سے مل کر بنے تو خبر کو اسم پر مقدم کیا جاتا ہے جیسے: **ان علينا حسابهم۔**

(۴) لفظ **اَنّ** اپنے اسم وخبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوکر جملہ کا جز ہوا کرتا ہے جیسے: **علمت أن التلميذ حاضر۔**

ندا منادی کے قواعد

(۱) منادی اگر مفرد ہو (مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو) تو منادی علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے جیسے: **یا زید۔**

(۲) منادی اگر معرف باللام ہو تو اس پر لفظ **ایها** مذکر کی صورت میں اور **أيتها** مؤنث کی صورت میں بڑھا دیا جاتا ہے جیسے: **يا أيها الناس** اور **يا أيتها النفس المطمئنة۔**

(۳) لفظ **أيها** کی موجودگی میں حرف ندا کا حذف بھی درست ہے جیسے: **أيها التلميذ كيف الحال۔**

(۴) منادی اگر مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب ہوا کرتا ہے۔

جیسے: **يا رجلا خذ بيدی، يا عبد الله ،يا طالعا جبلا۔**

(۵) جواب ندا کو ندا پر مقدم کرنا بھی درست ہے جیسے: **السلام عليك أيها النبی۔**

لائے نفی جنس کے قواعد

(۱) قرینہ کی موجودگی میں لائے نفی جنس کی خبر کا حذف جائز ہے جیسے: **لا بأس۔**

(۲) لائے نفی جنس کے اسم کا حذف بھی قرینہ کی موجودگی میں درست ہے جیسے: **لا علیك أی لا بأس علیك۔**

(۳) لائے نفی جنس کا اسم اگر نکرہ غیر مضاف ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے جیسے: **لا رجل فی الدار۔**

(۴) لائے نفی جنس کا اسم اگر مضاف ہو تو بھی منصوب ہوتا ہے جیسے: **لا شجرة رمان فی البستان۔**

شرط و جزا کے قواعد

(۱) اگر شرط و جزا فعل ماضی ہوں تو دونوں مستقبل کے معنی میں ہوتے ہیں جیسے: **ان نصرتَ نصرتُ۔**

(۲) اگر شرط و جزا فعل مضارع ہوں تو دونوں لفظا مجزوم ہوتے ہیں جیسے: **ان تنصرُ أنصرُ۔**

(۳) اگر شرط و جزا فعل ماضی ہوں تو دونوں محلا مجزوم ہوتے ہیں جیسے: **ان دخلت الحجرة فوجدت الکتاب۔**

(۴) اگر صرف شرط فعل مضارع ہو تو لفظا مجزوم ہوتا ہے جیسے: **ان تقطفُ زهرة قطفت۔**

(۵) اگر جزا صرف فعل مضارع ہو تو اس پر رفع، جزم دونوں درست ہیں جیسے: **ان کتبت رسالة أکتبُ۔**

ممیّز تمیز کے قواعد

(۱) عدد کو ممیّز اور معدود کو تمیز کہتے ہیں۔

(۲) ممیّز تمیز سے ملکر جملہ کا جز واقع ہوتا ہے۔

(۳) ممیّز خود تمیز میں عامل ناصب ہوا کرتی ہے۔

(۴) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے: **كم تلميذا عندك؟**

(۵) کم خبریہ کی تمیز مفرد و جمع نیز **من** اور بغیر **من** سب طرح لائی جاتی ہے جیسے: **كم من قرية أهلكناها**۔

تثنیہ و جمع کے قواعد

(۱) جمع کا نون مفتوح اور تثنیہ کا نون مکسور ہوتا ہے جیسے: **كتابانِ، مسلمونَ**۔

(۲) جمع اور تثنیہ کا نون اضافت کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے: **كتابا زيد، مسلمو مصر**۔

(۳) جمع تکسیر اور غیر ذوی العقول کی جمع واحد مؤنث کے حکم میں ہوا کرتی ہے جیسے: **قالت التلاميذ**۔

(۴) جس اسم واحد کے آخر میں گول ''ة'' ہو تو اس کو جمع بنانے کے لئے اکثر ''ة'' کو گرا دیا جاتا ہے جیسے: **تمرة** سے **تمر**۔

(۵) جب اسم ظاہر تثنیہ کو تثنیہ کی ضمیر کی طرف مضاف کیا جاتا ہے تو اسم ظاہر کو جمع اور ضمیر کو تثنیہ لایا جاتا ہے جیسے: **فقد صغت قلوبكما، فاقطعوا أيديهما**۔

مختلف قواعد

(۱) لفظ **ابن** یا **بنت** اگر دو اسموں کے درمیان میں ہوں تو ترکیب میں **ابن** یا **بنت** پہلے اسم کے لئے صفت اور دوسرے کے لئے مضاف ہوتے ہیں جیسے: **عبد الله بن عمر**۔

(۲) غیر منصرف اگر معرف باللام یا مضاف ہو جائے تو اس غیر منصرف پر کسرہ آ سکتا ہے جیسے: **الى المساجدِ، فی أحسنِ تقويم**۔

(۳) حضرات انبیاء علیہم السلام کے اسماء میں صرف چھ نام منصرف ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نوحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت شعیبؑ اور باقی سب غیر منصرف ہیں۔

(۴) ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ دی جاتی ہے جیسے: **قد قامتِ الصلوة**۔

(۵) جس مصدر کے شروع میں میم ہو تو اس کو مصدر میمی کہتے ہیں جیسے: المغفرة۔

(۶) **حصول، ثبوت، کون، اور وجود** کو مصادر عامہ کہا جاتا ہے اور ان سے مشتق ہونے والے افعال کو افعال عامہ کہا جاتا ہے۔

(۹) لفظ أما (حرف عطف) کے بعد اسی جملہ میں "ف" لایا جاتا ہے جیسے: **أما بعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**۔

(۱۰) لفظ إما (حرف عطف) کے بعد اسی جملہ میں دوسرا إما یا أو لایا جاتا ہے جیسے: **إما شاکرا وإما کفورا**۔

ضمیروں کے قواعد

(۱) جس ضمیر مذکر کا کوئی مرجع نہ ہو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں جیسے: **قل ھو اللہ أحد**۔

(۲) جس ضمیر مؤنث کا کوئی مرجع نہ ہو اس کو ضمیر قصہ کہتے ہیں جیسے: **انھا زینب فاطمة**۔

(۳) ضمیر نہ موصوف بن سکتی ہے نہ صفت اور نہ مضاف۔

گنتیوں کے قواعد

(۱) ایک دو کا عدد معدود کے مطابق لایا جاتا ہے جیسے: **قلم واحد، قلمان اثنان**۔

(۲) تین سے دس تک کا معدود ہمیشہ جمع کے ساتھ استعمال ہوگا، اگر معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر لایا جاتا ہے جیسے: **ثلثة تلامیذ، ثلاث کراریس**۔

(۳) گیارہ بارہ کا معدود اگر مذکر ہو تو اکائی دھائی دونوں مذکر اور معدود مؤنث ہو تو اکائی دھائی دونوں مؤنث لائی جاتی ہیں جیسے: **أحد عشر قلما، احدی عشرة کراسة**۔

(۴) بارہ کے عدد میں اکائی کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ اور حالت نصب و جر میں یا کے ساتھ لایا جاتا ہے۔

(۵) تیرہ سے انیس تک کا معدود اگر مذکر ہو تو اکائی مؤنث دھائی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو اکائی مذکر اور دھائی مؤنث لائی جاتی ہے جیسے: **ثلاثة عشر قلما، ثلاث عشرة کراسة**۔

(۶) اکیس بائیس کا معدود اگر مذکر ہو تو اکائی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو اکائی مؤنث لائی جاتی ہے جیسے: **أحد وعشرون تلمیذا، واحدی وعشرون تلمیذة**۔

(۷) تئیس سے انتیس تک کا معدود اگر مذکر ہو تو اکائی مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو اکائی مذکر لائی جاتی ہے۔

(۸) اکیس سے ننانوے تک کے درمیانی اعداد میں اکائی پہلے دھائی بعد میں اور درمیان میں واؤ لایا جاتا ہے۔

(۹) بیس سے نوے تک کی دھائیوں کا معدود مذکر ہو یا مؤنث دھائی ایک ہی حالت میں رہتی ہے۔

(۱۰) لفظ **مائة** کا معدود مذکر ہو یا مؤنث عدد ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔

ہفت اقسام کا بیان

صحیح کی تعریف: صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ، حرف علت اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے: **ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ**۔

مہموز کی تعریف: مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو جیسے: **أَمَرَ، سَأَلَ، قَرَأَ**۔

اگر ''فا'' کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفاء، ''عین'' کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز العین اور ''لام'' کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز اللام کہتے ہیں۔

معتل کی تعریف: معتل وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں حرف علت ہو، پھر اگر ایک حرف علت ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مثال (۲) اجوف (۳) ناقص۔

مثال کی تعریف: مثال وہ معتل ہے جس کے ''فا'' کلمہ کی جگہ حرف علت ہو جیسے: وَعَدَ، وِرْدٌ۔

اجوف کی تعریف: اجوف وہ معتل ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو جیسے: قَالَ، لَيْلٌ۔

ناقص کی تعریف: ناقص وہ معتل ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو جیسے: رَمٰی، ظَبْيٌ۔

اگر دو حرف علت ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفیف مفروق (۲) لفیف مقرون۔

لفیف مفروق کی تعریف: لفیف مفروق وہ لفیف ہے جس میں دو حرف علت جدا جدا ہو جیسے: وَلِيَ، وَحْيٌ۔

لفیف مقرون کی تعریف: لفیف مقرون وہ لفیف ہے جس میں دو حرف علت ملے ہوئے ہوں جیسے: طَوٰی، يَوْمٌ۔

مضاعف کی تعریف: مضاعف وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے: مَدَّ، سَبَبٌ، زَلْزَلَةٌ۔

مضاعف کی دو قسمیں ہیں: (۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی

مضاعف ثلاثی کی تعریف: مضاعف ثلاثی وہ مضاعف ہے جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں جیسے: **مَدَّ، عَدَّ**۔

مضاعف رباعی کی تعریف: وہ مضاعف ہے جس کا فاء کلمہ اور لام اول اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک طرح کا ہو جیسے: **وَسْوَسَ، زَلْزَلَ**۔

اس شعر کو یاد کر لیں اس میں ساتوں قسمیں جمع ہیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف   لفیف وناقص ومہموز واجوف

تانیث معنوی

تانیث معنوی اس کو کہتے ہیں جس میں علامات تانیث ظاہر نہ ہو اور اس کی سات قسمیں ہیں:

(۱) عورتوں کے نام جیسے: **مریم، زینب، ھند** وغیرہ۔

(۲) وہ اسماء جو عورتوں (مؤنث) کے لئے مخصوص ہوں جیسے: **اُمّ، اُخت، بنت** وغیرہ۔

(۳) شراب کے تمام نام مؤنث ہیں۔

(۴) دوزخ کے تمام نام مؤنث ہیں۔

(۵) ہوا کے تمام نام مؤنث ہیں۔

(۶) ملکوں، شہروں، قبیلوں اور جماعتوں کے نام مؤنث ہیں جیسے: **مصر، ریاض، ھند، دھلی، قریش** وغیرہ۔

(۷) جسم کے وہ اعضاء جو جفت جفت (جوڑے جوڑے) ہوں جیسے: **یدٌ، رِجلٌ، عَینٌ،** وغیرہ، مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کیوں کہ **مرفق، حاجب** وغیرہ مذکر ہی مستعمل ہیں۔

صلات

(١) **قال یقول** کا صلہ اگر ''ل'' آئے تو اس کے معنی ''سے'' کے آتے ہیں جیسے: **اِذْ قالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ**۔

(٢) **دَعا یَدعوا** کا صلہ اگر ''ل'' آئے تو اس کے معنی دعا کرنے کے ہیں جیسے: **فادْعُوْلِیْ** اور اگر اس کا صلہ ''**عَلیٰ**'' آئے تو اس کا معنی بدعا کے آتے ہیں جیسے: **دعا نوح علی قومه اذالم یؤمنوا باللّٰه ورسوله** اگر ان دونوں میں سے کچھ بھی نہ ہو تو معنی آتے ہیں بلانے کے پکارنے کے جیسے: **دعوت زیداً**۔

(٣) **نظر ینظر** کا صلہ ''**فی**'' آئے تو معنی ہوں گے مطالعہ کرنے کے جیسے: **نظرت فی الکتاب** اگر اس کا صلہ ''**الی**'' آئے تو معنی ہوں گے دیکھنے کے جیسے: **افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت** ۔

(٤) فعل لازم کا صلہ جب ''ب'' کے ساتھ آئے تو وہ فعل متعدی بن جاتا ہے جیسے: **اِذْهَبُوْ بِقَمِیْصِیْ هٰذا**۔

(٥) **ضرب یضرب** کا صلہ اگر ''**فی**'' آئے تو اس کے معنی آتے ہیں سفر کرنے کے جیسے: **واذا ضربتم فی الارض** ، اگر اس فعل کے بعد ''**مثلًا**'' آجائے تو اس کے معنی آئیں گے مثال پیش کرنے کے اور اگر ان دونوں میں سے کچھ بھی نہ ہو تو معنی آئیں گے مارنے کے۔

(٦) **اَتٰی یَأْتِیْ** کا صل جب ''ب'' کے ساتھ آے تو اس کے معنی لانے کے ہوتے ہیں جیسے: **عَسٰی اللّٰهُ اَنْ یَّأْتِیَ بِالْفَتْح** اور اگر بغیر صلہ کے آئے تو معنی ہوں گے آنے کے جیسے: **اتٰی اَمْرُ اللّٰه فلا تستعجلوه**۔

(٧) **رَغِبَ یرغب** کا صلہ ''**عن**'' کے ساتھ تو معنی ہوں گے اعراض کرنے کے جیسے: **ومن یرغب عن ملة ابراهیم**۔

مختصر حالات مصنف

نام: مہتاب عالم

ولادت: ۱۹۹۴ء

ابتدائی تعلیم: اپنی بڑی ہمشیرہ سے

ناظرہ قرآن مجید: مدرسہ حنفیہ عربک کالج جمیلا گیدرگنج

حفظ قرآن مجید: مدرسہ عارفیہ سنگرام

قرآن مجید کا دور: جامعہ اسلامیہ قرآنیہ سمرا مغربی چمپارن

عربی تعلیم پنجم تک: مدرسہ اشرف العلوم کنہواں سیتامڑھی

ازششم عربی تا دورۂ حدیث: دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند میں جن اکابرین کے سامنے استفادہ کا موقع ملا اور جن کے سامنے زانوئے تلمذ طئے کیا وہ یہ ہیں: حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری قدس سرہ، حضرت مولانا ارشد مدنی صاحب دامت برکاتہم، حضرت مفتی ابو القاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی، حضرت مولانا عبد الحق صاحب قدس سرہ، حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈوی قدس سرہ، حضرت علامہ جمال صاحب بلندشہری قدس سرہ، حضرت مولانا ریاست علی بجنوری صاحب قدس سرہ اور مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی دامت برکاتہم ہیں۔

افتاء وقضاء: المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ

تدریسی ودینی خدمات: فراغت کے فورا بعد ایک سال مدرسہ مدینۃ العلوم شری رامپور (احمد نگر) میں بحیثیت ناظم تعلیمات کی ذمہ داری کو انجام دیا، فی الحال مدرسہ حنفیہ عربک کالج جمیلا گیدرگنج میں ناظم تعلیمات کے عہدہ پر فائز ہیں، امام وخطیب جامع مسجد گیدرگنج ضلع مدھوبنی، وصدر راندھرا اٹھاڑی بلاک امارت شرعیہ۔

تصنیف وتالیف: نصف درجن سے زائد: (۱) فیض القاری فی حل مشکلات البخاری (۲) تعلیم وتربیت کے رہنما اصول (۳) ناصحہ شرح اردو کافیہ (۴) یوم جمعہ، فضائل ومسائل اور احکام (۵) شادی اور ہمارا معاشرہ (۶) راہ عمل (۷) درس علم النحو